محمد رفیع مفتی

متفرق سوالات

[المورد میں خطوط اور ای میل کے ذریعے سے دینی موضوعات پر سوالات موصول ہوتے ہیں۔ المورد کے رفقا ان سوالوں کے جواب دیتے ہیں۔ ان میں سے منتخب سوال و جواب کو افادۂ عام کے لیے یہاں شائع کیا جا رہا ہے۔]

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

سوال: کیا یہ بات درست ہے کہ جاوید احمد صاحب غامدی قرآن مجید کی صرف ایک ہی قرأت کے قائل ہیں، حالانکہ ساری امت قرآن مجید کی سات یا دس بلکہ اس سے بھی زیادہ قرأت کی قائل ہے؟ اگر یہ بات صحیح ہے تو انھوں نے امت سے ہٹ کر یہ نقطۂ نظر کیوں اختیار کیا ہے؟ کیا امت سے ہٹ کر ایسا نقطۂ نظر اختیار کرنا گمراہی نہیں ہے؟ (رشید احمد)

جواب: اس میں کوئی شک نہیں کہ ہماری امت میں یہ نقطۂ نظر بھی پایا جاتا ہے کہ قرآن مجید کی بہت سی قرأتیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں۔ لیکن ایسا نہیں ہے کہ امت میں بس ایک یہی نقطۂ نظر موجود ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ قرآن مجید کی قرأت کے حوالے سے ہماری امت میں دو نقطہ ہائے نظر موجود ہیں۔

ایک یہ کہ قرآن مجید کی مختلف قرأت ہیں۔ مثلاً

۱۔ سورہ الفاتحہ کی آیت ۳ کی ایک قرأت ''مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ'' ہے

اور دوسری ''مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ''۔

۲۔ النساء کی آیت ۱۲ کی ایک قرأت یہ ہے:

وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً أَوِ امْرَأَةٌ، وَّلَهٗٓ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ۔

اور دوسری میں اس کے ساتھ 'من أم' کا اضافہ ہے:

وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّورَثُ كَلَالَةً أَوِ امْرَأَةٌ، وَّلَهٗٓ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ من أم۔

۳۔المائدہ کی آیت ۸۹ کی ایک قرأت یہ ہے:

فَكَفَّارَتُهٗٓ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ۔

اور دوسری میں اس کے ساتھ 'مُؤْمِنَةٍ' کا اضافہ ہے:

فَكَفَّارَتُهٗٓ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ۔

۴۔المائدہ کی آیت ۶ کی ایک قرأت یہ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُؤُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۔

اور دوسری میں 'أَرْجُلَكُمْ' کے بجائے 'أَرْجُلِكُمْ' ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُؤُوسِكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۵۔نساء کی آیت ۲۴ کی ایک قرأت یہ ہے:

فَمَا اسْتَمْتَعْتُم بِهٖ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً۔

اور دوسری قرأت میں الی أجل مسمی کے الفاظ کا اضافہ ہے:

فَمَا اسْتَمْتَعْتُم بِهٖ مِنْهُنَّ اِلَى اَجَلٍ مُسَمًّى فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً۔

۶۔سورہ حج کی آیت ۵۲ کی ایک قراءت یہ ہے:

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّا إِذَا تَمَنَّى ۔

اور دوسری قرأت میں وَلَا مُحَدَّثٍ کا اضافہ ہے۔

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ وَلَا مُحَدَّثٍ إِلَّا إِذَا تَمَنَّى ۔

۷۔اسی طرح قرأتوں میں اس نوعیت کا اختلاف بھی موجود ہے کہ ایک قرأت میں 'نُنْشِزُهَا' کے الفاظ ہیں اور دوسری میں 'نَنْشُرُهَا' کے، ایک میں 'فَتَبَيَّنُوْا' کے الفاظ ہیں اور دوسری میں 'فَتَثَبَّتُوْا' کے اور ایک میں 'طَلْحٍ' کے الفاظ ہیں اور دوسری میں 'طَلْعٍ' کے۔

قرآن مجید کی قرأتوں کے حوالے سے اس طرح کے کئی اختلافات بیان کیے جاتے ہیں۔ پھر ان میں سے کچھ کو

شاذ قرأت قرار دے کر قبول نہیں بھی کیا جاتا۔ قراءتوں کے رد و قبول کا کوئی منصوص معیار موجود نہیں ہے۔ بس اہل فن نے مل کر کچھ شرائط طے کر دی ہیں جن پر پورا اترنے والی قرأت کو قبول کیا جاتا اور باقی کو رد کیا جاتا ہے۔

یہ شرائط درج ذیل ہیں:

۱۔ قرأت مصحف عثمانی کے رسم الخط کے مطابق ہو۔

۲۔ وہ لغت محاورے اور قواعد زبان کے خلاف نہ ہو۔

۳۔ اس کی سند معتبر اور مسلسل واسطے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی ہو۔

بہر حال، مختلف قرأتوں کے اس تصور کو قبول کرنے کے بعد یہ خیال غلط قرار پاتا ہے کہ خدا کی طرف سے نازل ہونے والے قرآن کے الفاظ میں ایک زیر، زبر اور ایک شوشے کا بھی فرق نہیں ہے اور مزید یہ کہ بعض قرأتوں سے معنی و مفہوم میں بھی فرق واقع ہو جاتا ہے، بلکہ بعض جگہ شریعت کا حکم بھی بدل جاتا ہے۔

اس سلسلے میں دوسری رائے وہ ہے جسے الزرکشی نے 'البرہان' میں ابوعبدالرحمٰن السلمی سے روایت کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں:

''ابوبکر و عمر، عثمان، زید بن ثابت اور تمام مہاجرین و انصار کی قرأت ایک ہی تھی۔ وہ قرأت عامہ کے مطابق قرآن پڑھتے تھے۔ یہ وہی قرأت ہے جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے سال جبریل امین کو دو مرتبہ قرآن سنایا۔ عرضۂ اخیرہ کی اس قراءت میں زید بن ثابت بھی موجود تھے۔ دنیا سے رخصت ہونے تک وہ لوگوں کو اِسی کے مطابق قرآن پڑھاتے تھے۔'' (۱/۳۳۱)

اسی نقطۂ نظر کو السیوطی نے اپنی کتاب 'الاتقان' میں ابن سیرین سے اس طرح روایت کیا ہے:

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی وفات کے سال جس قراءت پر قرآن سنایا گیا، یہ وہی قراءت ہے جس کے مطابق لوگ اِس وقت بھی قرآن کی تلاوت کر رہے ہیں۔'' (۱/۱۸۴)

اس رائے کی اصل خوبی یہ ہے کہ اس میں بیان کردہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے کیے گئے ایک وعدے کا لازمی نتیجہ ہے۔

قرآن مجید میں یہ وعدہ دو جگہ بیان ہوا ہے۔ سورہ الاعلیٰ میں ارشاد باری ہے:

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ، اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى۔ (۸۷:۶-۷)

’’عنقریب (اسے) ہم (پورا) تمھیں پڑھا دیں گے تو تم نہیں بھولو گے، مگر وہی جو اللہ چاہے گا۔ وہ بے شک، جانتا ہے اُس کو بھی جو اِس وقت (تمھارے) سامنے ہے اور اُسے بھی جو (تم سے) چھپا ہوا ہے۔‘‘

اور سورہ القیامۃ میں ارشاد باری ہے:

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ، اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَ قُرْاٰنَهٗ ، فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ، ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ۔ (۷۵:۱۶-۱۹)

’’اِس (قرآن) کو جلد پالینے کے لیے، (اے پیغمبر)، اپنی زبان کو اِس پر جلدی نہ چلاؤ۔ اِس کو جمع کرنا اور سنانا، یہ سب ہماری ہی ذمہ داری ہے۔ اِس لیے جب ہم اِس کو پڑھ چکیں تو (ہماری) اُس قراءت کی پیروی کرو۔ پھر ہمارے ہی ذمہ ہے کہ (تمھارے لیے اگر کہیں ضرورت ہو تو) اِس کی وضاحت کر دیں‘‘

اس وعدے کی تکمیل کی صورت میں درج ذیل تین واضح نتائج رونما ہوئے:

۱۔ قرآن مجید کی وہ قرأت جو زمانہ نزول میں کی جا رہی تھی اس کے بعد اس کی ایک دوسری قرأت کی گئی۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی نازل شدہ جس چیز کو ختم کرنا چاہا ختم کر دیا، تب قرآن اپنی آخری اور مکمل صورت میں آپ کے پاس محفوظ ہو گیا اور اس میں کسی سہو یا نسیان کو کوئی امکان باقی نہ رہا۔

۲۔ اس دوسری قرأت کے بعد آپ اس کے پابند ہو گئے کہ آپ اسی کی پیروی کریں اور پہلی قرأت کی پیروی آپ کے لیے جائز نہ رہی۔

۳۔ اس دوسری قرأت ہی کے موقع پر خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو جمع و ترتیب اور شرح و وضاحت کے ہر پہلو سے بھی مکمل کر دیا۔

بخاری کی ایک حدیث میں اس دوسری قرأت کا ذکر اس طرح سے آیا ہے:

كان يعرض على النبى صلى الله عليه وسلم القرآن كل عام مرة ، فعرض عليه مرتين فى العام الذى قبض فيه۔ (رقم ۴۹۹۸)

’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر سال ایک مرتبہ قرآن پڑھ کر سنایا جاتا تھا، لیکن آپ کی وفات کے سال یہ دو مرتبہ آپ کو سنایا گیا۔‘‘

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے رخصت ہوئے تو اس وقت لازم تھا کہ آپ کی قرأت یہی ہوتی، یہی قرأت آپ خلفائے راشدین اور تمام صحابۂ مہاجرین و انصار کو سکھاتے، وہ اِسی کے مطابق قرآن کی تلاوت

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

کرتے اور اِس معاملے میں اُن کے درمیان کوئی اختلاف نہ ہوتا۔ اوپر ہم نے زرکشی کے حوالے سے ابوعبدالرحمٰن السلمی کی اور سیوطی کے حوالے سے ابن سیرین کی جو روایات بیان کی ہیں ان میں یہی بتایا گیا ہے کہ صحابہ کے ہاں فی الواقع ایسا ہی تھا۔

ان دو آرا میں سے پہلی نسبتاً زیادہ شائع و ذائع ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ عرضۂ اخیرہ کی قراءت سے پہلے جو قرأت موجود تھیں، وہ بھی مختلف روایات کے ذریعے سے امت میں پھیل گئیں اور علما کے ہاں اپنے روایت ہونے کی بنا پر مقبول ہوگئیں اور پھر اس اختلاف کا باعث بنیں۔

بہرحال، غامدی صاحب ان آرا میں سے دوسری رائے کے قائل ہیں، چنانچہ ان کے بارے میں یہ بات کسی طرح بھی صحیح نہیں ہے کہ انھوں نے اس معاملے میں امت میں موجود آرا سے ہٹ کر کوئی نیا نقطۂ نظر قائم کیا ہے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com